إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہٗ

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۳۴۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۳۹۳۵۳۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند
مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ
ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳۲۵/۲ بہادر آباد کراچی

اسٹاکسٹ: **مکتبہ خلیلیہ**
دکان ۹، اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پسند فرمودہ..... حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ	۸
۲	سبب تالیف	۹
۳	واحسرتا	۱۰
۴	مخالفین کے متعلق علماء دیوبند کا طرز عمل	۱۵
۵	حنفی مذہب والوں کا خون حلال ہے	۲۲
۶	غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی تناظر	۲۵
۷	محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام	۲۶
۸	فتنہ وہابیت	۲۷
۹	علمائے دیوبند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟	۲۹
۱۰	مخالفین کی ایذاء برداشت کرنا انبیاء کی سنت ہے	۳۰
۱۱	شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قول	۳۶
۱۲	وہابیوں کے عقائد	۳۷
۱۳	ایک پر لطف اور عجیب واقعہ	۴۱
۱۴	اہل حق کو وہابی کہنا محض بہتان ہے	۴۲
۱۵	نسبت وہابیت کی تکذیب	۴۲
۱۶	نسبت وہابیت کے دلچسپ واقعات	۴۵

شفایاب ہو گئے۔ یہ اپنے گھر سے نکلے تھے کہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی اس نے درخواست کی کہ مجھ کو وہ قصیدہ سنا دیجئے جو آپ نے مدح نبوی ﷺ میں کہا ہے۔ امام بوصیری کو تعجب ہوا کیونکہ اس کی اطلاع انہوں نے کسی کو بھی نہیں دی تھی۔ اس درویش نے کہا واللہ! میں نے اس قصیدے کو اس وقت سنا ہے جب یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پڑھا جا رہا تھا اور آپ ﷺ خوش ہو رہے تھے۔ انہوں نے وہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔

اس واقعہ کی شہرت ہو گئی اور خبر بہاء الدین وزیر ملک ظاہر کو پہنچی تو اس نے قصیدہ کو نقل کرایا وہ اور اس کے گھر والے اس کے وسیلے سے برکت حاصل کرتے تھے اور انہوں نے بڑے بڑے آثار اس کے اپنی دنیا کے کاموں میں دیکھے۔ سعد الدین فارقی جو کہ توقیع نگار وزیر مذکور کا تھا آشوب چشم میں مبتلا ہوا قریب تھا کہ آنکھیں جاتی رہتیں کسی نے خواب میں کہا کہ وزیر کے پاس جا اور قصیدہ بردہ آنکھوں سے لگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حق تعالیٰ نے اس کی بینائی درست فرما دی۔

اور رسالہ نیل الشفا مؤلفہ احقر (مولانا تھانوی رحمہ اللہ) میں حضور ﷺ کے نقشِ نعل شریف کی برکات وخواص مذکور ہیں جب صرف ان الفاظ میں جو کہ آپ کے مدح اور تعریف کی صورت اور مثال ہیں اور پھر ان نقوش میں جو کہ ان الفاظ پر دال ہیں اور اس ملبوس میں جو کہ آپ کی نعال ہیں اور پھر ان نقشوں میں جو کہ ان نعال کی تمثال ہیں یہ دولت پائے لازوال اور نعمت پائے بے مثال ہے سو خود آپ ﷺ کی ذات مقدس مجمع کمالات و جامع البرکات سے توسل حاصل کرنا اور اس کے وسیلے سے دعا کرنا کیا کچھ نہ ہوگا۔

(نشر الطیب مؤلفہ حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ)

پانچویں تہمت: "ایصال ثواب اور فاتحہ کے منکر ہیں":

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی سے کہا تھا کہ مسجد عشار میں وہ دو یا چار رکعت نماز پڑھے اور یہ کہہ دے کہ یہ ابو ہریرہ کی طرف سے ہے۔ (حدیث شریف طویل ہے) اس کی تشریح کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ظاہر ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پڑھنا اور یہ کہنا کہ یہ ابو ہریرہ کی طرف سے ہے بجز اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ اس کا ثواب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے۔ اس سے ایصال ثواب کے متعلق دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ جس طرح عبادت مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے اس طرح عبادت بدنیہ کا بھی پہنچتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح میت کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح زندہ کو بھی پہنچتا ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت زندہ تھے۔ اور متبرک مقامات میں عبادت کا اہتمام بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔ (التکشف: صفحہ ۴۱۸)

ایک شخص نے مولانا گنگوہی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کسی بزرگ کی قبر پر شیرینی لے جانا اور فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

آپ نے جواب دیا اگر بنام خدا ہے اور بزرگ کو ایصال ثواب مقصود ہے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر اس بزرگ کے نام ہے تو حرام ہے جیسا کہ اکثر جاہل لوگ کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الرشید: صفحہ ۲۹۱)

ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک روز شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ اللہ کے ایصال ثواب کے لیے کھانا پکوایا تھا اس روز حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خواب

میں دیکھا کہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ (تذکرۃ الرشید: صفحہ ۲۱۷)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اپنے اکابر و مشائخ کے لیے ایصال ثواب ضرور کیا کرو اس سے ان کی ارواح متوجہ ہوتی ہیں اور ان کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ حاجی عبدالرحمٰن نومسلم میرے تایا کے زمانے میں اسلام لائے تھے انہوں نے چچا جان کے انتقال کے بعد یہ معمول بنایا تھا کہ سورۂ یٰسین اور دو رکعت نماز پڑھ کر ان کو ایصال ثواب کر دیا کرتے تھے ایک روز خواب میں دیکھا کہ چچا جان کہہ رہے ہیں کہ تم مجھے ثواب پہنچاتے ہو اور میرے اکابر کو چھوڑ دیتے ہو اس سے مجھے بہت شرم آتی ہے۔ (صحبت با اولیاء)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب بنام حافظ وجیہ الدین لکھتے ہیں:

''ایصال ثواب اگرچہ ایک مٹھی چنے ہی ہوں مگر کسی کو عزت اور توقیر کے ساتھ دینا چاہیے اور اس طرح کہ ایک روٹی آدمی سے کہہ کر کسی کو دیدی تو یہ بے توقیری ہے، پلاؤ کی رکابی بھی اگر کسی فقیر کو اس طرح دے تو بے توقیری ہے اور ایک ٹکڑا خشک روٹی کا اپنا پاس بٹھا کر عزت سے کھلانا عزت کی بات ہے۔

اب تم کچھ دو چار آنہ یا کم زیادہ کچھ طعام مقرر کر کے سب اہل سلسلہ کے تمام اولیاء اللہ کے نام پر ایصال ثواب کر کے کسی حاجت مند کو باادب دے دیا کرو کچھ ضرورت تاریخ مقرر کرنے کی نہیں، جس روز چاہو۔ (مکاتیب رشیدیہ)

(قارئین حضرات اس مکتوب کو غور سے پڑھیں اور پھر ان بزرگوں پر بے ادب اور منکر فاتحہ ہونے کی تہمت پر بھی غور فرمائیں)

ایصال ثواب کا صحیح طریقہ بتاتے ہوئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میت کے لیے ایصال ثواب کو کون منع کرتا ہے البتہ اس کا صحیح طریقہ بتایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مقصود تو ثواب ہے اور ثواب موقوف ہے خلوص پر اور رسم کے اتباع اور تفاخر کے اظہار میں خلوص کہاں ہو سکتا ہے؟ اور خلوص کی صورت میں بھی ایک صورت کو دوسری پر ترجیح ہے بیان اس کا یہ ہے کہ ثواب کھانے کپڑے اور نقد سب کا پہنچتا ہے۔ اب دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ چھپا کر خاموشی سے اہل حاجت کو دے دیا جائے دوسری صورت یہ کہ کھانا پکوا کر لوگوں کو کھلایا جائے لیکن اس صورت میں ریا یا اظہار تفاخر ہو تو یہ لغو اور فضول ہے کہ خرچ بھی کیا اور میت کو ثواب بھی نہیں پہنچا۔ آج کل کی رسموں میں یہی عادت غالب ہے۔ عام طور پر بھی خیال غالب ہوتا ہے کہ اگر کچھ نہ کیا تو لوگ کہیں گے کہ فلاں کے وارثوں نے کچھ بھی نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ چھپا کر مخفی طریقے سے ایصال ثواب کرنے کو جی قبول نہیں کرتا تو ایسی صورت میں ایصال ثواب کیسے ہوگا؟ (الافاضات الیومیہ حصہ پنجم)

اور اس بات سے تو مولوی احمد رضا خان بریلوی بھی متفق ہیں چنانچہ آپ کے ملفوظات میں ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ زید اپنی زندگی میں اپنے لیے صدقہ اور ایصال ثواب کر سکتا ہے، آپ نے جواب دیا: ہاں کر سکتا ہے محتاجوں کو چھپا کر دے، یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء اور برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے محتاجوں کو چھپا کر دینا اعلیٰ اور افضل ہے۔ (ملفوظات حصہ سوئم)

اس عاجز راقم الحروف کا بھی برسوں سے یہ معمول ہے کہ روزانہ ایک پارہ قرآن

شریف تلاوت کرتا ہے اور اس کا ثواب اپنے مشائخ سلسلہ اور والدین کو ہدیہ کرتا ہے۔ ایک مرتبہ رمضان شریف میں بہ حالت اعتکاف خواب میں دیکھا کہ والد صاحب حافظ قرآن ہو گئے ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ اب آپ روزانہ ایک پارہ پڑھ کر اس کو دہرایا کریں اور میں سماعت کیا کروں گا۔

چھٹی تہمت: ’’اولیاء اللہ کو نہیں مانتے‘‘:

قارئین! اس سلسلے میں کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ حضرات خود اولیاءِ کاملین کا درجہ رکھتے ہیں۔

لاکھوں کروڑوں حضرات ان کے معتقد اور مرید ہیں جو دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں اور دین کی خدمت کر رہے ہیں سینکڑوں خانقاہیں آباد ہیں جہاں ذکر کے حلقے اور تزکیہ نفس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف اور دیگر علوم پر ہزاروں کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں ہزاروں ایسی شخصیات ہیں جو علم وعمل، زہد وتقویٰ، استقامت و دیانت و ذہانت کے رواں دواں چشمے تھے۔ اس جماعت نے لاکھوں گمراہ انسانوں کو دیندار، متقی اور اللہ والا بنا دیا۔ برصغیر پاک و ہند کا کوئی شہر گاؤں یا علاقہ ایسا نہیں جہاں دارالعلوم دیوبند سے فیض یافتہ حضرات کوئی دینی مدرسہ یا دینی خدمت نہ انجام دے رہے ہوں تبلیغی جماعت کے دم قدم سے اب دنیا کی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اللہ کا نام نہ پہنچا ہو اور ان کے مبلغ نہ پہنچے ہوں دنیا کے ہر شہر میں ان کے مراکز ہیں۔ الغرض ان حضرات نے اسلام کے صحیح عقائد ونظریات کی تعلیم وتبلیغ اور اشاعت کے سلسلے میں پوری دنیائے اسلام کی مسلم تشریحات کے ایسے چراغ جلائے ہیں جن سے آج کرۂ ارض کے دور دراز علاقے اور

ظلمت کدے منور ہو رہے ہیں۔

قادریہ، چشتیہ اور نقشبندیہ تینوں سلسلے کے حضرات ان میں ہوئے ہیں مگر زیادہ تر علمائے دیوبند سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سے منسلک ہیں چونکہ قطب عالم شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ سے یہ حضرات ارادت رکھتے ہیں اور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صابریہ سلسلے کے بہت بڑے شیخ اور ولی کامل تھے۔ ان حضرات کی کھلی کرامت تبلیغی جماعت ہے جس کو حق تعالیٰ نے وہ کامیابی، شہرت، اثر اور اعجاز بخشا ہے جو دنیا میں بہت کم جماعتوں کو نصیب ہوا ہے۔ ان کی بے ریا اور پر خلوص محنت سے ہزاروں مسلمان نیک اور اللہ والے بن گئے، ہزاروں گمراہ راہِ راست پر آ گئے، سینکڑوں غیر مسلم یورپ میں اسلام کے حلقے میں نہ صرف داخل ہوئے بلکہ اسلام کے سچے مبلغ بن گئے۔

اس سلسلے میں یوں تو سینکڑوں اولیاء اللہ ہوئے ہیں لیکن جو بہت مشہور ہوئے اور جن کا فیض اقصائے عالم میں پھیلا ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۔ حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ